

ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY, ISLAMABAD

Department of Seerat Studies / Faculty of Arabic & Islamic Studies

Course Code	472
Course Title	Quran Hakeem (قرآن حکیم)
Assignment Number	02
Semester	Autumn
Academic Year	2026

Our Services

Mr Pakistani provides AIOU solved assignments, guess papers, past papers, project assistance, CV making, E-Pay services, website development, WordPress services, and other educational and digital solutions. For assignments, guess papers, educational help, and other services, contact us on WhatsApp: 03036940016.

WhatsApp Group — [\(Click Here\)](#)

WhatsApp Channel — [\(Click Here\)](#)

سوال نمبر 1۔ پارہ نمبر ۲ کے رکوع نمبر ۷ کا ترجمہ و تشریح تحریر کریں۔

جواب:

۱۔ پارہ نمبر ۲ کے رکوع نمبر ۷ (سورة البقرہ آیات ۱۷۷ تا ۱۸۲) کا سلیس ترجمہ:

آیت ۱۷۷: نیکی صرف یہی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو، بلکہ حقیقی نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب (قرآن) پر اور تمام انبیاء پر ایمان لائے، اور اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، مانگنے والوں اور گردنوں کو چھڑانے میں خرچ کرے، اور نماز قائم کرے، زکوٰۃ دے، اور جب معاہدہ کریں تو اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہوں، اور تنگدستی، بیماری اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے ہوں۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

آیات ۱۷۸-۱۷۹: اے ایمان والو! تم پر مقتولین کے بارے میں قصاص (برابری کا بدلہ) فرض کیا گیا ہے... اور تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے اے عقل والو! تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

آیات ۱۸۰-۱۸۲: تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آئے اور وہ کچھ مال چھوڑ رہا ہو تو وہ اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لیے انصاف کے ساتھ وصیت کرے۔ یہ پرہیزگاروں پر حق ہے۔۔۔

۲۔ تفصیلی تشریح و معارف:

اس رکوع میں دین اسلام کی حقیقی روح، معاشرتی عدل اور اخلاقی حدود بیان کی گئی ہیں:

الف) 'آیۃ البر' نیکی کا جامع تصور

آیت ۱۷۷ کو قرآن مجید میں 'آیۃ البر' (نیکی کی جامع آیت) کہا جاتا ہے۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ دین صرف ظاہری رسومات، رخ کی سمت یا جامد مظاہر کا نام نہیں، بلکہ اس میں تین بنیادی امور شامل ہیں (1): صحیح عقائد (ایمان باللہ، آخرت، ملائکہ، کتب، انبیاء)، (2) مالی و جانی ایثار (یتیموں، مسکینوں اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا)، (3) اخلاقی چٹنگی (وفائے عہد اور صبر)۔

ب) فلسفہ قصاص اور امن عامہ:

قصاص کا قانون بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ اس میں انسانی برادری کی زندگی اور سلامتی مضمر ہے۔ اگر قاتل کو سزا نہ ملے تو معاشرہ انارکی اور انتقام کی آگ میں جلتا ہے، لیکن قصاص کا خوف مجرموں کو قتل سے روکتا ہے جس سے پورے معاشرے کا امن قائم رہتا ہے۔

ج) وصیت کے احکام اور مال کی تقسیم:

وراثت کے ابتدائی احکام کے تحت والدین اور اقرباء کے لیے وصیت کی اہمیت بتائی گئی تاکہ مرنے والے کے بعد رشتہ داروں میں تنازعات پیدا نہ ہوں اور حق داروں کو ان کا حق ملے۔

سوال نمبر-2 سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۹۶ تا آیت نمبر ۲۰۲ کا ترجمہ کریں نیز ان آیات کی روشنی میں حج کے احکام تحریر کریں۔

جواب:

۱۔ سورۃ البقرہ کی آیات ۱۹۶ تا ۲۰۲ کا سلیس ترجمہ:

آیت ۱۹۶: اور اللہ کے لیے حج اور عمرہ کو پورا کرو، پھر اگر تم روک دیے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے (بھیجو...)

آیات ۱۹۷-۱۹۸: حج کے چند معلوم مہینے ہیں، پس جو شخص ان میں حج فرض کر لے تو وہ حج کے دوران نہ بے ہودہ بات کرے، نہ گناہ کرے اور نہ جھگڑا کرے۔ اور تم جو بھی نیکی کا کام کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے، اور زادِ راہ (سفر کا سامان (لے لیا کرو اور بہترین زادِ راہ پرہیزگاری ہے...

آیات ۱۹۹-۲۰۲: پھر وہاں سے لوٹو جہاں سے سب لوگ لوٹتے ہیں (عرفات سے) (اور اللہ سے مغفرت طلب کرو... اور کچھ لوگ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

۲۔ آیات کی روشنی میں حج کے اہم احکام و مسائل:

ان آیات مبارکہ میں حج و عمرہ کی اداکاری کے اہم فقہی و اخلاقی احکام بیان کیے گئے ہیں:

الف) حج و عمرہ کی اتمام و تکمیل:

جب حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا جائے تو اسے مکمل کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی رکاوٹ (دشمن یا بیماری) پیش آ جائے تو احصار کا حکم لاگو ہوتا ہے اور قربانی دے کر احرام کھولا جاسکتا ہے۔

ب) حج کے ایام اور ممنوعاتِ احرام:

حج کے مخصوص مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے ۱۰ ایام (ہیں۔ احرام کی حالت میں تین چیزوں سے سختی سے روکا گیا ہے (۱) برفش یا زوحین کے مخصوص تعلقات)، (۲) فسوق (گناہ اور نافرمانی کے کام)، (۳) جدال (آپس میں لڑائی جھگڑا اور بحث و مباحثہ)۔

ج) زادِ راہ اور تقویٰ کا زادِ راہ:

حج کے سفر میں دوسروں پر بوجھ بننے کے بجائے زادِ راہ ساتھ لے جانے کی ہدایت دی گئی اور یہ سکھایا گیا کہ ظاہری زادِ راہ سے کہیں بڑھ کر 'تقویٰ' (اللہ کا خوف) (روح کا بہترین زادِ راہ ہے۔

د) عرفات، مزدلفہ اور منیٰ کے مناسک:

قریش مکہ کے جاہلی تکبر کا خاتمہ کرتے ہوئے حکم دیا گیا کہ تمام لوگ عرفات سے افاضہ (کوچ کریں اور مشعرِ حرام) مزدلفہ (میں اللہ کا ذکر کریں۔

۵) جامع ترین دعائے ابراہیمی و قرآنی:

مناسک حج کے بعد صرف دنیوی مال و دولت مانگنے کے بجائے دنیا و آخرت کی جامع بھلائی کی دعا 'رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ' سکھائی گئی۔

سوال نمبر -3- سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۲۹۱ اور ۲۲۰ کا ترجمہ و تشریح کریں۔

جواب:

۱۔ سورۃ البقرہ کی آیات ۲۱۹ اور ۲۲۰ کا سلیس ترجمہ:

آیت ۲۱۹: آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے: ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ فائدے بھی ہیں، لیکن ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت بڑا ہے۔ اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں (کیا خرچ کریں؟ کہہ دیجیے: جو ضرورت سے زائد ہو) العفو۔ اس طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم فکر کرو۔

آیت ۲۲۰: دنیا اور آخرت کے بارے میں۔ اور آپ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے: ان کی اصلاح کرنا اور حالات سنوارنا بہترین کام ہے، اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہی ہیں، اور اللہ فساد کرنے والے کو اصلاح کرنے والے سے الگ پہچانتا ہے، اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا، بے شک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔

۲۔ تفصیلی تشریح و احکام:

الف) تحریم خمر و میسر (شراب اور جوئے کی حرمت کا پہلا مرحلہ):

یہ آیت شراب اور جوئے کی تدریجی حرمت کی پہلی کڑی ہے۔ اس میں صراحت کی گئی کہ اگرچہ ان میں کچھ عارضی مالی یا ظاہری فائدے محسوس ہوتے ہیں، لیکن ان کا اخلاقی، جسمانی، اور دینی نقصان ان کے فائدے سے کہیں زیادہ بڑا ہے۔ اس گناہ کو 'اثم کبیر' قرار دیا گیا۔

ب) انفاق کا معیار (العفو):

صحابیات و صحابہ کرام کے سوال پر کہ کتنا مال خرچ کیا جائے، فرمایا گیا 'العفو' یعنی اپنی اور اپنے اہل و عیال کی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے بعد جو زائد مال بچے، اسے اللہ کی راہ میں حاجت مندوں پر خرچ کرو۔

ج) یتامی کے ساتھ معاملت اور سرپرستی:

یتیموں کے مال و حقوق سے متعلق جب سخت آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرام خوفزدہ ہو گئے، جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ یتیموں کا مال الگ کر کے ان پر سختیاں لادنے کے بجائے ان کا مال سنوارنا اور ان سے بھائی چارے کا سلوک کرنا پسندیدہ ہے۔ یتیموں کا دار و مدار اللہ پر ہے جو مفسد اور مصلح کا فرق بہتر جانتا ہے۔

سوال نمبر 4۔ سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۲۲۹ تا ۲۳۱ کا ترجمہ و تشریح کریں (20)

جواب:

۱۔ سورۃ البقرہ کی آیات ۲۲۹ تا ۲۳۱ کا سلیس ترجمہ:

آیت ۲۲۹: طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے، پھر یا تو معروف طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ رخصت کر دینا ہے۔ اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس لو۔۔۔

آیت ۲۳۰: پھر اگر وہ اس کو (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں ہوگی جب تک کہ وہ کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کر لے۔۔۔

آیت ۲۳۱: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کے قریب پہنچ جائیں تو انہیں معروف طریقے سے روک لو یا معروف طریقے سے رخصت کر دو، اور انہیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکو تاکہ تم زیادتی کرو۔۔۔ اور اللہ کی نعمتوں کو مذاق نہ بناؤ۔۔۔

۲۔ تفصیلی تشریح و خانگی قوانین:

ان آیات میں اسلام کے معاشرتی، خاندانی اور طلاق و نکاح کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں:

الف) طلاق کا مسنون طریقہ اور حد بندی:

اسلام نے طلاق کے لامحدود حق کو ختم کر کے اسے تین طلاقیں تک محدود کر دیا۔ رجعی طلاق صرف دو بار دی جاسکتی ہے جس میں عدت کے دوران رجوع کا حق باقی رہتا ہے۔ اکٹھی تین طلاقیں دینا یا طلاق کو کھلونا بنانا ناپسندیدہ ہے۔

ب) 'امساک بالمعروف' یا 'تسریح باحسان':

شوہر کے سامنے دو ہی راستے ہیں: یا تو وہ شریعت کے مطابق اچھے اخلاق کے ساتھ بیوی کو زوجیت میں برقرار رکھے (امساک بالمعروف)، یا پھر عزت و احترام کے ساتھ بغیر کسی ظلم و زیادتی کے اسے الگ کر دے (تسریح باحسان)۔

ج) تحریم حلالہ اور تیسری طلاق کا حکم:

اگر شوہر تیسری طلاق بھی دے دے تو حرمتِ مغلطہ ثابت ہو جاتی ہے۔ اب وہ عورت اس شوہر کے لیے قطعی حرام ہے، الا یہ کہ وہ قدرتی طور پر کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے اور وہ دوسرا شوہر فوت ہو جائے یا طلاق دے دے (جسے شرعی حلالہ کہا جاتا ہے، بلا حیلہ و بلا شرط)۔

د) (عورتوں کے حقوق اور ایذا رسانی کی ممانعت:

عورتوں کو صرف لٹکائے رکھنے یا تنگ کرنے کی غرض سے عدت میں رجوع کرنا شدید حرام قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا گیا کہ ایسا کرنے والا دراصل اپنے ہی نفس پر ظلم کرتا ہے۔

سوال نمبر 5۔ سورہ بقرہ کے آخری رکوع کا ترجمہ و تشریح تحریر کریں۔ (20)

جواب:

۱۔ سورہ البقرہ کے آخری رکوع (آیات ۲۸۴ تا ۲۸۶) کا سلیس ترجمہ:

آیت ۲۸۴: اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اگر تم ظاہر کرو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ اس کا تم سے حساب لے گا، پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

آیت ۲۸۵: رسول اس پر ایمان لائے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا اور مومنین بھی۔ سب ایمان لائے اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر۔ (وہ کہتے ہیں): ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، اور انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔

آیت ۲۸۶: اللہ کسی نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، اس کے لیے وہی ہے جو اس نے کمایا (نیکی) اور اس پر وہی ہے جو اس نے حاصل کیا (گناہ)۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما۔۔۔

۲۔ تفصیلی تشریح و فضائل:

سورۃ البقرہ کا یہ آخری رکوع قرآنی مضامین کا عظیم الشان خلاصہ اور عظیم دعاؤں کا مجموعہ ہے:

الف (اللہ کی ہمہ گیر ملکیت اور علم غیب:

آیت ۲۸۴ میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت مطلقہ اور اس کے مکمل علم کو بیان کیا گیا کہ انسان کے ظاہری اور باطنی (دلی خیالات و ارادے بھی اللہ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔

ب) صحابہ کرام اور مومنین کا کامل ایمان (سمعنا و اطعنا):

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے ایمان کا اعتراف کیا گیا کہ وہ تمام انبیاء و رسل اور کتب پر بغیر کسی تفریق کے ایمان لائے اور ان کا نعرہ 'سمعنا و اطعنا' ہم نے سنا اور اطاعت کی (تھا۔

ج) قانون وسعت و تکلیف (تکلیف مالا یطاق سے پاک):

اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ اصول واضح فرمایا کہ کسی انسان پر اس کی برداشت و استطاعت سے زیادہ شرعی احکام یا بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ انسان کی ہر نیکی اور گناہ کا ذمہ دار وہ خود ہے۔

د) جامع اور مقبول ترین قرآنی دعائیں:

اس رکوع کا اختتام امت مسلمہ کے لیے انتہائی شفقت اور رحمت پر مبنی دعاؤں پر ہوتا ہے (1): بھول چوک کی معافی، (2) پچھلی امتوں کی طرح سخت بوجھ نہ ڈالے جانے کی التجا، (3) گناہوں کی بخشش و رحمت، (4) کافروں کے مقابلے میں فتح و نصرت کی دعا۔ حدیث شریف میں ان دو آیات (۲۸۵-۲۸۶) کی رات کو تلاوت کرنے کی بے شمار فضیلت بیان کی گئی ہے۔